REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

231

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

۲۳ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۱۰/۴۵ — ۷ امان ۱۳۳۵ ھش ۷ مارچ ۱۹۵۶ء — نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت کچھ اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

لاہور ۶ مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو اب خدا کے فضل سے لاہور میں کافی افاقہ ہے۔ مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ ہسپتال میں مزید چند دن ٹھہرنا ہو گا۔ احباب کرام حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۶ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل شام لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پتہ کی پتھری کی تکلیف کی وجہ سے بدستور بیمار ہیں۔ اور کافی کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب صاحبزادہ موصوف کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو رات بخار اور بے چینی رہی۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے

اس ہفتہ پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی بات چیت شروع ہو رہی ہے

پاکستان کا تجارتی وفد عنقریب رنگون سے ٹوکیو پہنچ جائے گا

کراچی ۶ مارچ۔ اس ہفتہ ٹوکیو میں پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ پاکستان کا تجارتی وفد جو وزارت تجارت کے جناب عثمان علی صاحب کی قیادت میں حکومت برما سے بات چیت کرنے کے لئے رنگون گیا ہوا تھا عنقریب وہاں سے ٹوکیو پہنچنے والا ہے۔ تاکہ حکومت جاپان سے نئے تجارتی سمجھوتہ کے متعلق بات چیت کر سکے

یاد رہے پاکستان اور جاپان کا سابقہ تجارتی معاہدہ اب سے دو ماہ قبل ختم ہو گیا تھا۔ اس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان ۴۰ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت کے سامان کی تجارت ہوئی تھی۔ پاکستانی وفد چار ارکان پر مشتمل ہے۔

برطانیہ نے اردن سے فوجی افسروں کو واپس بلا لینے کا فیصلہ کر لیا

دارالعوام میں برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن کا اعلان

لنڈن ۶ مارچ۔ برطانیہ نے اردن سے اپنے فوجی افسروں کو واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ عرب لیجن کے برطانوی کمانڈر جان گلب پاشا کی برطرفی کے بعد برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے کل دارالعوام میں اس امر کا انکشاف کیا۔ انہوں نے بتایا اس وقت عرب لیجن میں ۵۶ برطانوی افسر ہیں۔ ان میں ۱۵ افسر اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز ہیں۔ انہیں فوری طور پر واپس بلایا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں حکومت اردن کو جو مراسلہ بھیجا جائے گا۔ اس میں اس امر کی صراحت کی جا رہی ہے کہ یہ افسر اختیارات کے بغیر ذمہ داری پوری نہیں کر سکتے۔ مسٹر ایڈن نے مزید بتایا کہ جو برطانوی افسر باقاعدہ سمجھوتہ کے تحت اردن میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے مستقبل کے بارے میں حکومت اردن سے بات چیت کی جائے گی۔ مذکورہ بالا پندرہ افسروں کے علاوہ جو دوسرے برطانوی افسر عرب لیجن میں کام کر رہے ہیں۔ انہیں فی الحال کام جاری کرنے کا حکم بھیجا جا رہا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم نے کہا جان گلب کی برطرفی کی وجہ سے برطانیہ اور اردن کے تعلقات اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر جو اثر پڑے گا حکومت برطانیہ اس کا بغور مطالعہ کر رہی ہے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کا عزم گولڈ کوسٹ

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری بی ایس سی شاہد مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۶ء بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس گولڈ کوسٹ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد بشیر پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رمارچ ۱۹۵۶ء

دستور

پاکستان کا دستور دستور ساز اسمبلی میں پاس ہو چکا ہے۔ اور انشاء اللہ ۲۳ رمارچ کو یہ ملک میں نافذ ہو جائے گا۔ دستور جیسا بھی ہے۔ عوام و خواص کی نظر میں آ چکا ہے۔ تقریباً تمام ملک نے دستور بننے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ یہ ایک ایسا مرحلہ تھا۔ جس کو عبور کرنے کے لئے ہمارے ملک کو تقریباً نو برس لگانے پڑے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستور کے بہترین ہونے کے خیال سے اتنا نہیں۔ جتنا دستور بن جانے کے خیال سے یہ امر قابل اطمینان سمجھا گیا ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑی مہم بن گئی تھی۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب کہیں جا کر طے ہوئی ہے۔

ہم نے کہا ہے کہ تقریباً تمام ملک نے اس پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ تقریباً سے یہ اشارہ ہے۔ کہ ایک طبقہ اس سے واقعی مطمئن نہیں ہے۔ جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ تمام لوگ بڑی حد تک مطمئن ہیں۔ لیکن مشرقی پاکستان کے بعض لوگوں کو بعض خیالی اور بعض واقعی اعتراضات ہیں۔ اس خیال سے کہ انسانوں کے ملے ہر کوئی ایسا مکمل دستور بنانا جس پر ہر فرد مطمئن ہو۔ ممکن نہیں۔ اس لئے جیسا بھی یہ بن گیا ہے۔ ہمیں فی الحال اس کو قبول کرنا چاہیئے۔ آہستہ آہستہ اس کی خامیاں دور کی جا سکتی ہیں۔ اور ہم مشرقی پاکستان اور دوسرے لوگوں کو جنہیں موجودہ دستور پر اعتراضات ہیں یہی کہیں گے۔ کہ وہ پوری پوری کوشش کریں۔ کہ اس کو باحسن طریق جامۂ عمل پہنایا جا سکے۔ تاکہ جس روح کو قائم کرنے کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ وہ قائم ہو۔ اور جب ہم ان تقاضوں کی تکمیل کر لیں۔ تو آگے قدم بڑھائیں۔

دیگر متنازعہ مسائل کے علاوہ جو امر اس دستور کی بعض حلقوں میں نامقبولیت کی وجہ ہے۔ وہ نمایاں طور پر اس کی وہ دفعات ہیں۔ جن میں اسلامی نقطۂ نظر کو تقویت دینے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ نہ صرف پاکستان کے ہندو شہریوں نے اس کو ناپسند کیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں میں بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو ان دفعات کے متعلق متذبذب ہیں۔ کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ ہر قوم مسلمانوں کا خیر مقدم کرتی تھی۔ اور اپنے ہم مذہبوں کی حکومت کی بجائے مسلمانوں کی حکومت کو ترجیح دیتی تھی۔ چنانچہ خود مغربی عیسائی علماء نے ایسی تاریخی شہادتیں پیش کی ہیں۔ کہ بعض عیسائی ممالک نے رومی عیسائی حکومت کی بجائے مسلمانوں کی رعایا ہونا زیادہ پسند کیا۔ اور اکثر اپنے ملکوں میں اسلامی اقتدار قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ اپنے ہم مذہبوں کے خلاف لڑائیوں میں شرکت کی۔

اس کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ عیسائیوں میں بھی کئی ایک فرقے تھے۔ جو رومی حکومتی عیسائیت سے اختلاف رکھتے تھے۔ اور چونکہ رومی حکام اور بادشاہ ان کے دین میں دخل اندازی کرتے تھے۔ اور سب کو بالجبر اپنا ہمخیال بنانا چاہتے تھے۔ اور اپنے سے اختلاف رکھنے والے فرقوں پر ظلم و ستم ڈھاتے تھے۔ اس لئے فطرتاً ایسے مظلوم فرقے ان سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور چونکہ اس وقت مسلمان اسلامی تعلیم پر پورا پورا عمل کرتے تھے۔ اور لا اکراہ فی الدین وغیرہم آیات اللہ کی وہ "تنگ نظرانہ تاویلیں" نہیں کرتے تھے۔ جو امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ بعض درباری اہل علم حضرات نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے کیں۔ اس لئے یہ مظلوم عیسائی فرقے جو اپنی ہم مذہب حکومت کے ہاتھوں نالاں ہوتے تھے۔ مسلمانوں کے اقتدار کو ترجیح دیتے تھے۔ کیونکہ اس وقت مسلمان کسی کے دین میں دخل اندازی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان کو ایسی رعایتیں دیتے تھے۔ کہ جو مسلمانوں کو بھی حاصل نہ تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق جس قدر بین الاقوامی رواداری مسلمانوں نے عملاً دکھائی ہے۔ اس سے پہلے کبھی کسی قوم یا دین نے نہیں دکھائی تھی۔ پہلے مسلمان اسلام کی اس رواداری کی صحیح روح کو سمجھتے تھے اور اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ لیکن جوں جوں حب الارض کے رجحانات بڑھتے گئے۔ توں توں قرآن و سنت کے سیدھے اور سادہ اصولوں کی نئی "تاویلیں" ہونے لگیں۔ جو اسلام کے روشن چہرہ پر پردے پر پردے ڈالتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ اب وہ "تاویلوں" کے پردے ہمیں اسلام کا اصل چہرہ دیکھنے ہی نہیں دیتے اور اگر کوئی ان دبیز پردوں کو اٹھانا چاہے۔ تو خود اہل اسلام کہلانے والے ہی اس کے راستہ میں سدِ سکندری بن جاتے ہیں۔

نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ وہ اسلام جس کی مثالی رواداریوں کی وجہ سے غیر مسلم اقوام خود اپنے ملکی اقتدار مسلمانوں کے قدموں پر نثار کر دیتی تھیں۔ ہماری خود ساختہ "تاویلوں" سے ایسا بھیانک بنا دیا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ غیر مسلم تو غیر مسلم خود بعض مسلمان بھی نہیں چاہتے۔ کہ پاکستان کے دستور میں اسلامی دفعات داخل کی جاتیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دستور میں ایسی دفعات رکھی گئی ہیں۔ کہ جن سے ایسے لوگوں کے تجاوز کا خدشہ بڑی حد تک مٹ جاتا ہے۔ جنہوں نے قرآن کریم کے سیدھے اور سادہ الفاظ پر اپنی "تنگ نظرانہ تاویلوں" کے خول چڑھا رکھے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ ضروری امر ہے۔ کہ ایسے اقدام کئے جائیں۔ کہ ان لوگوں کی غیر معقول معقولیت کہیں دستور کی حقیقی اسلامی روح کو نہ ختم کر دے۔ اور پاکستان خدانخواستہ دنیا میں اسلام کو اور بھی بدنام کرنے کا باعث نہ بن جائے۔

مجلس مشاورت کیلئے نمائندگان کا انتخاب جلد کیا جائے

اخبار الفضل میں مجلس مشاورت کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ کہ یہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو ہوگی۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ جلد اپنی جماعتوں کا اجلاس کر کے نمائندگان کی اطلاع دیں۔

اطلاع میں یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ جماعت نے متفقہ یا کثرت رائے سے فلاں صاحب کو منتخب کیا ہے۔ انتخاب کی رپورٹ پر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ کہ ان کے ذمہ چندہ کا بقایا نہیں ہے۔ انتخاب میں ان امور کو مدنظر رکھیں:۔

تعداد کے لحاظ سے امیر بھی جماعت کے کوٹا میں شامل ہیں، نمائندہ مخلص احمدی صاحب الرائے ہو۔ اس جماعت میں چندہ دیتا ہو۔ طالب علم نہ ہو۔ اسلامی شعار داڑھی رکھتا ہو۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

خدام کی خدمت میں ایک اہم تحریک
رضائے الٰہی اور درازی عمر کے حصول کا ایک مجرب طریق

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مورخہ ۷ رفروری کے الفضل میں ریزرو فنڈ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قیام کے بارہ میں اپیل آپ سب کی نظر سے گذر چکی ہوگی۔ اس سلسلہ میں بہت سے مخلصین کی طرف سے نقد رقوم اور وعدہ جات ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ان کے اسماء گرامی دعا کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور متعدد دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ عنقریب الفضل میں بھی بذریعہ اعلان دعا کی درخواست کر دی جائیگی۔ امید ہے۔ جملہ مجالس کے خدام میں سے کوئی ایک خادم بھی اس کار خیر میں حصہ لئے بغیر نہیں رہے گا۔ اور علاوہ ازیں ہر ایک خادم اپنے عزیز و اقارب اور حلقہ اثر احباب میں سے بھی معاون خصوصی (سرپرست) تلاش کرنے کی سعی فرمائے گا۔ تا سکیم کے مطابق اس سال رقم جمع ہو جائے۔ جملہ قائدین حضرات سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی خاص توجہ اس طرف مبذول فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت حضور کی تقریر کا وہ حصہ شائع کیا جاتا ہے جو حضور نے مجلس مشاورت سنہ ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر انتخاب نمائندگان کے متعلق فرمائی۔ احباب و افراد جماعت کو چاہیئے کہ انتخاب نمائندگان کے وقت حضور کی ان ہدایات کو مد نظر رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی نظر آتے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہر حال پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے اہل لوگوں کو منتخب کرو جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے اس کو صرف ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اس طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے یا صرف اسلئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفے کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی کی طرف جھک جائے گا۔ اور کوئی کسی کی طرف اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدے کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ اِدھر اُدھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے کہ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی باتیں محض

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو۔ تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے۔ تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے اٹھ جاؤ۔"

(اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو۔ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑ بولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مُردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسّان اور لیکچرار ہوں۔ تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو۔ جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کو انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اس کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ جن کے اندر تقویٰ وطہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کرکے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابل میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسّان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور سے ملاقاتیں سوائے انتہائی اشد ضرورت کے تا اطلاع ثانی بند ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ باہر سے تشریف لانے والے احباب متعلقہ ناظران اور وکلاء صاحبان سے اپنی ضرورتوں کے متعلق مشورہ کر لیا کریں۔ امید ہے کہ احباب حضور کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی پابندی کریں گے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

درخواست دعا۔ میرے عزیز چودھری حیات محمد صاحب اور آپکے برادران اور بچگان فوجداری مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے اس مشکل سے رہائی بخشے۔

(بشیر احمد باجوہ امیر حلقہ گھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ)

ایک ضروری اعلان

"دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ" انیس سالہ مجاہدوں کو ان کے نام کتاب میں شائع کرنے کے لئے بارہا حساب بھیج کر مطالبہ کر چکا ہے۔ تاہم پھر بھی کچھ بقایا دار احباب باقی ہیں۔ ان کو کتاب کے شائع ہو جانے پر کوئی شکایت مقامی کارکن یا مرکزی کارکنان پر نہ ہو۔ اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ انیس سالہ حساب کے بقایا دار اپنا بقایا ۱۵ر مئی کی شام تک مرکز میں داخل کرکے رسید حاصل کر لیں۔ تا ان کا نام فہرست میں رہے۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہوں۔ کہ اس دفتر کی حساب والی چٹھی گم ہو گئی ہو۔ اور بقایا بھی یاد نہ ہو۔ تو دفتر سے فوری دریافت فرماویں۔ انشاء اللہ العزیز بواپسی جواب دیا جائیگا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

عزت رسولؐ کی ہو۔ اللہ کی بڑائی

ربوہ کی سرزمین ہے پیغام دلکشائی
دفتر، سکول، کالج اللہ کے گھر مساجد
حق نے جسے نوازا محمود وہ یہی ہے
حسنِ ازل کے جلوے رخ پر چمک رہے ہیں
ساقی پلا رہا ہے وحدت کے جام سب کو
دشت و جبل میں آکر دیوانے بس گئے ہیں
ہر ذرہ اس زمیں کا پُر نور ہو گیا ہے
اسلام ہی کی خاطر دنیا کو چھوڑ آئے
ہے احمدی کی خواہش سارے جہاں میں قائم

کس شان سے ہیں ابھریاں نقشِ دلربائی
اک مرد کے عزائم کرتے ہیں رہنمائی
دے اس کو عمر و دولت دے اسکو ہر بڑائی
آؤ تمہیں دکھائیں ہم شانِ کبریائی
گلشن مہک رہا ہے مسرور ہے خدائی
عشاقِ باوفا نے دھونی کہاں رمائی؟
ان جنگلوں میں جب سے یہ شمع جگمگائی
ایمان کی بدولت ہر چوٹ دل پہ کھائی
عزت رسول کی ہو۔ اللہ کی بڑائی

خالدؔ مری دعا ہے برکت ہو ان پہ نازل
جنہوں نے دیں کی خاطر بستی یہاں بسائی

(خالدؔ ہدایت بی اے لاہور)

ایک سی ٹی یا جے اے وی استانی کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ واقفین کے بچوں کے لئے ایک پرائمری سکول جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس میں واقفین کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاسکے۔ اور ان کی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ یہ سکول فی الحال چار جماعتوں کا ہوگا۔ جس کو چلانے کے لئے ہمیں ایک سی ٹی استانی جس نے کے جی کی ٹریننگ بھی لی ہوئی ہو۔ اور ایک جے اے وی یا میٹرک نارمل پاس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ انشاء اللہ گریڈ کے مطابق ہی دی جائے گی۔ درخواستیں جلد از جلد پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ نئے تعلیمی سال سے پڑھائی شروع ہو جائے۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۵۶ء کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں اور وہاں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پچھلے چند دنوں میں کھانسی اور ٹمپریچر میں زیادتی ہوئی ہے۔ احباب کرام مولانا صاحب موصوف کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

نیز مکرم شمس صاحب کا بیٹا عزیز منیر الدین بعارضہ بخار و خسرہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کریں۔

"اسیروں کا دستگار"

یوم مصلح موعود کی تقریب پر مسجد مبارک ربوہ میں ۲۰ فروری کو جو جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (ابن مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب) نے مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر کی تھی۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے ——— (ادارہ)

میں نے دنیا میں ایک بڑا وسیع قلعہ دیکھا در اصل یہ ایک قلعہ نہیں بلکہ ایک وسیع قلعہ نما قیدخانہ تھا۔ جس کی تمام تر آبادی اسیروں پر مشتمل تھی۔ ہر اسیر کے لئے اس میں کوٹھریاں بنائی گئی تھیں۔ اور اس قیدخانہ کو قلعہ کی ایک بڑی لمبی اونچی اور مضبوط فصیل نما دیوار نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ اس فصیل کا مشرقی اور مغربی حصہ دو فولاد کے بڑے مضبوط مقفل دروازوں پر مشتمل تھا۔ اس قیدخانہ میں اس قدر خطرناک قسم کی تاریکی اور سناٹا تھا۔ کہ جس کا اندازہ ایک آزاد انسان کے لئے کرنا محال ہے۔ لیکن چونکہ ان اسیروں کے آباؤ اجداد کو آج سے سات سو سال قبل پکڑ کر اس قلعہ میں غلامی کی خطرناک زنجیروں میں جکڑنے کے بعد بند کر دیا گیا۔ اور ان کے پیدائش بچپن اور بڑھاپے کے زمانے یہیں گذرے اسلئے اب ان کی آنکھیں اس بھیانک اندھیرے سے مانوس ہو چکے تھے۔ اس قلعہ کو ہم لوگ جو آزاد دنیا میں رہتے ہیں "مادیت کا قلعہ" کہتے ہیں۔

یہاں کے ظالم جابر اور چالاک والی نے ان اسیروں کے احساسات کا سینکڑوں سال تک مذاق اڑایا۔ سینکڑوں سال تک وہ ان کے جذبات سے کھیلا۔ سینکڑوں سال تک اس نے ان کی ان کے ضمیر کی آواز کو بدلا۔ اور ختم کیا۔ یہاں تک کہ ان کے صحیح جذبات ختم ہو کر رہ گئے ان کی انسانیت مسخ ہو گئی۔ اور ان کے ضمیر کی ہر ہر آواز اس ناہنجار کی اپنی آواز بن کر رہ گئی اور باوجود غلامی کی ان خطرناک زنجیروں میں جکڑے ہونے کے یہ اپنے آپ کو آزاد انسان سمجھتے رہے

تب مشرق کی وادی سے ایک سورج طلوع ہوا۔ جس کی کرنیں قلعہ کے مشرقی حصہ کی بوسیدہ دیوار کے سوراخوں سے چھوٹی چھوٹی ان گھٹا ٹوپ تاریک کوٹھریوں میں پڑیں۔ اور اس کے ساتھ ہی باد نسیم بھی چلی۔ اس وقت اس قلعہ کے مشرقی حصہ میں رہنے والوں کو پہلی بار روشنی۔ نور ہوا۔ اور اپنی غلامی کا احساس ہوا۔ اور ان میں سے کچھ اس دیوار کے سوراخوں کو بڑا کر کر گھٹتے گھسٹاتے روئے زمین کے آزاد حصہ پر نکلے۔ اس حصہ کے باقی قیدیوں نے باوجود اس کے کہ نور اور روشنی کی حقیقت کو انہوں نے تسلیم کیا۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنی اسیری اور غلامی کا اقرار کیا۔ لیکن ان پر مادیت کا غلبہ اس قدر شدت سے تھا کہ انہوں نے اس آزادی پر اپنی قید و بند کو ترجیح دی۔

ان اسیروں کو اس طویل عرصہ کی مسلسل غلامی سے چھٹکارا دلانا ایک عظیم کام تھا۔ اور نیز اس کام کی ابتدا تھی۔ جو ایک گمنام قادیان نامی بستی سے ایک گمنام شخص کے ذریعہ شروع ہوئی لیکن اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ان تمام اسیروں کو کلیۃً آزاد کرانے کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت تھی۔ اور ضروری تھا کہ اس عرصہ میں ایک اسیروں کا دستگار پیدا ہوتا جو اس کام کو بہت حد تک مکمل کر دیتا۔ جو ان حیوان نما انسانوں کو اس مادیت اور دنیا پرستی کے پنجہ سے چھڑا کر خالص روحانیت کی آزاد فضا میں لے آتا۔

یہ عظیم الشان اسیروں کا دستگار اس کام کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی نرینہ اولاد میں سے ان بے شمار قربانیوں کی بدولت جو آپ نے اس مقصد کے لئے کیں پیدا کیا گیا۔

لیکن اس کام کے لئے ضروری تھا کہ اس اسیروں کے دستگار کے ساتھ۔ اس شاندار فوجدار کی سرکردگی میں ایک فوج ہوتی۔ جو اس قلعہ کے مغربی حصہ پر حملہ کر کے اس کی فصیل کو مسمار کر دیتی۔ ایک ایسی فوج ہوتی جس کے ہتھیار گولہ بارود اور ایٹم بم نہیں۔ بلکہ قربانی۔ ایمان۔ محبت۔ یقین اور ایثار کے جذبات اور ان کے اعلیٰ اظہار پر مشتمل ہوتے۔ گو اس فوج کا کچھ حصہ پہلے سے موجود تھا۔ لیکن وہ بہت کم تھا اور ابھی اور فوج کی ضرورت تھی۔ اور یہ فوج انہیں لوگوں سے حاصل کی جا سکتی تھی۔ جو نور کو تسلیم کر چکے تھے۔ جو اسلام کی حقیقت کو مان چکے تھے۔ لیکن جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بجائے دنیا کو دین پر مقدم کر رہے تھے۔ اور یہ لوگ اب اس قلعہ کے مشرقی حصہ سے تعلق رکھتے تھے

حضور ایدہ اللہ اپنی خداداد عقل اور ذکاء کی بدولت جانتے تھے کہ اس مشرقی حصہ سے تعلق رکھنے والے اسیروں کو صرف اس صورت میں چھڑایا جا سکتا ہے کہ قلعہ کے مشرقی حصہ کا مین دروازہ کھول دیا جائے۔ تاکہ مادیت کے مجبوروں کی آنکھوں میں اس سورج کی چمکدار کرنیں متواتر گریں۔ اور ان کی آنکھیں اس نور کی تاب نہ لا کر بند ہو جائیں۔ اور وہ بے اختیار ان اسیروں کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ اب پہلے اسیروں کی طرح انکا مشرقی دیوار کے سوراخوں سے نکلنا ناممکن ہے۔

اس مقصد کے لئے آپ نے ۱۹۳۴ء میں ایک رحمت سے جس کا نام "وقف" ہے ایک کنجی تیار کی جس کا نام وقف کی کنجی رکھا اور اس کنجی کے ذریعہ آپ نے اس قلعہ کے مشرقی مین دروازہ کو کھولا۔ تب سینکڑوں اسیر لبیک۔ لبیک کہتے ہوئے بھاگ کر باہر نکلے اور انہوں نے اپنی جانوں۔ اپنے مالوں اپنے وقتوں اور اپنی عزتوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دیا۔ اور اس طرح یہ واقفین کی چھوٹی سی قابل فخر لیکن دنیا داروں کے نزدیک ننگی بھوکی حقیر اور قابل رحم فوج میں شامل ہو گئے۔

اس کے بعد آناً فاناً اس چھوٹی سی فوج نے اپنے اس شاندار فخر الرسل فوجدار کی سرکردگی میں اس قلعہ کی فصیل کے مغربی حصہ پر اس شدت سے اور اس زور کا حملہ کیا کہ دشمن کی فوجیں تاب نہ لا سکیں اور انہوں نے صلح و آشتی کی اپیل کرتے ہوئے قلعہ کے مغربی مین دروازہ کو بھی کھول دیا۔ تب یہ چھوٹی سی فوج اپنے اس عظیم الشان فوجدار کی جرنیلی میں اپنی سریلی آواز والے بینڈ اور نوبت کے ساتھ جس میں سے ڈوں ڈوں کی آوازیں نہیں بلکہ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمد ا رسول اللہ کی پُر رعب آوازیں ہوا میں رقص فرماتیں۔ قلعہ کے اندر کی طرف قدم بقدم بڑھی اور اپنے فوجی بینڈ سے اس نے اپنے پیغام کی منادی دی۔ تب لکھو کھا اسیروں نے اسکے پیغام کی صداقت کو تسلیم کیا۔ اور ہزاروں لاکھوں نے اس صداقت کو تسلیم کرنے کے بعد محمد رسول اللہ کی بادشاہت میں رہنا قابل فخر سمجھا۔

لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ ابھی اسیروں کی بے پناہ اکثریت کو اس فوجدار کی باتیں منوا کر اور ان کی غلامی کا ان سے اقرار کروا کر ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی آزاد فضا والی بادشاہت میں لے کر جانا ہے۔ اور اس کے لئے ابھی اور فوج کی ضرورت ہے۔ لیکن اب اس فوج کا کام پہلے کی طرح اس قلعہ پر جو کہ اب فتح ہو چکا ہے۔ حملہ کرنا نہیں بلکہ اس گند اور اس ملبے کو اٹھانا ہے جو اس قلعہ میں سینکڑوں سال تک جمع ہوتا رہا ہے۔ اور پھر اپنے فوجی بینڈ اور نوبت کو اس سریلی آواز سے بجانا کہ وہ میل جو سینکڑوں سال سے ان اسیروں کے کانوں میں پھنسی ہوئی ہے باہر نکلے۔ اور پھر اس قلعہ سے انکو باہر نکالنے کے بعد اس قلعہ کی عمارت کو مسمار کر کے زمین سے ملا دیا جائے۔ اور یہ فوج پہلے کی طرح اس قلعہ کے مشرقی حصہ سے حاصل ہوگی ان لوگوں سے حاصل ہوگی۔ جو اسلام اور احمدیت کی حقیقتوں کو تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بجائے دنیا کو دین پر مقدم کر رہے ہیں۔

پس اے اس حصہ مشرق سے تعلق رکھنے والو۔ مادیت کے بھوت کی گردن پکڑ کر اس کی شہ رگ کاٹ ڈالو۔ دنیا پر لات مار دو اور اس فوج میں شامل ہو جاؤ کہ تم کو۔ ہاں تم کو۔ ہاں تم کو اس فوج کا بینڈ اس فوج کی نوبت بجانے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو۔ ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ ان اسیروں کے کان کھل جائیں۔ ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس سریلی آواز سے بجاؤ۔ کہ اسیر تو اسیر ابلیس بھی وجد میں آ جائے۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آواز اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر و تشہید و توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ آسمان سے زمین پر آ جائے۔

اور اسی غرض کے لئے حضور تمہیں وقف کی طرف بلاتے ہیں۔ پس دوڑ کے آؤ۔ کہیں دیر نہ ہو جائے۔ اور اپنی زندگیوں کو وقف کر کے محمد رسول اللہ کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ۔ آج محمد رسول اللہ کا تخت مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ آج اس تخت پر مادیت کا فرعون بیٹھ کر ان اسیروں پر حکومت کر رہا ہے۔ تم نے ہاں ہم نے یہ تخت ان سے چھین کر محمد رسول اللہ کو دینا ہے۔ اور پھر محمد رسول اللہ نے یہ تخت خدا کو دینا ہے۔ اور پھر خدا کی بادشاہت دنیا پر قائم ہونی ہے۔

پس محمود کی سنو۔ اسیروں کے دستگار کی سنو۔ اس کی بات کے پیچھے چلو۔ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے۔ خدا کہہ رہا ہے یہ اس کی آواز نہیں خدا کی آواز ہے۔ تم اس کی سنو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا ہم سب کے ساتھ ہو۔

اللھم آمین

اللھم صل و بارک علی محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

دفتر مرکزیہ انصار اللہ کی تکمیل کیلئے مخلصین جماعت کو آواز

انصار اللہ کی جماعتیں ہر فرد سے چندہ تعمیر وصول کرکے فوری طور پر مرکز میں بھجوائیں۔ لاکھوں کی جماعت میں سے ہمیں صرف دو سو ایسے مخیر دوستوں کی ضرورت ہے جو ایک ایک سو روپیہ بطور عطیہ دینے کے لئے تیار ہوں

(از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس ہاتھوں سے ربوہ کی سرزمین میں رکھ دیا گیا ہے۔ یہ پہلا مبارک قدم ہے جو انصار اللہ کے سرگرم اراکین نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت و تائید پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ اٹھایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انصار اللہ جو اپنے عزائم کی پختگی اور اپنے ارادوں کی بلندی میں نوجوانوں کے رہنما اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک آدم کی حیثیت رکھتے ہیں اپنی پوری توجہ کے ساتھ اس عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر قسم کی قربانی سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور اپنی فعال حیثیت کا ایک نمایاں ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیں گے۔

مجلس انصار اللہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع میں تمام نمائندگان نے متفقہ مشورہ کے ساتھ دفتر کی عمارت کو مکمل کرنے کے لئے ایک روپیہ چندہ ہر ممبر کے لئے لازمی قرار دیا تھا۔ تمام مجالس ہائے انصار اللہ کا اولین فرض ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی میں بغیر کسی پس و پیش کے فوری طور پر حصہ لیں۔ اور ایک مہینہ کے اندر اندر اپنے ہر فرد سے اس چندہ کو وصول کرکے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ مگر ظاہر ہے کہ ایک روپیہ سے اس عمارت کے اخراجات پورے نہیں ہو سکتے۔ اور اگر اس قلیل رقم پر اکتفا کی جائے تو یہ عمارت کہیں برسوں میں پایہ تکمیل تک پہنچے گی۔ اور اتنی مدت تک انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ سو اس کے لئے میں دو سو (۲۰۰) ایسے مخلصین کو پکارتا ہوں۔ جو اس عمارت کی تکمیل کے لئے صرف ایک ایک سو روپیہ بطور عطیہ پیش کریں اور بغیر کسی التواء کے فوری طور پر پیش کریں۔ مغربی پاکستان میں اس وقت دس ڈویژن ہیں اور ہر ڈویژن متعدد اضلاع پر مشتمل ہے۔ اگر ہر ڈویژن میں سے بیس ایسے فدائی کھڑے ہو جائیں جو ایک ایک سو روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں تو چند دنوں میں ہی یہ رقم بڑی آسانی کے ساتھ پوری ہو سکتی ہے۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ منٹگمری۔ لائلپور۔ حیدر آباد۔ کوئٹہ اور کراچی کے انصار اللہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ میری اس آواز پر اپنی شاندار روایات کے مطابق لبیک کہیں گے اور اس عمارت کو اتنی سرعت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچا دیں گے کہ وہ سروں کے لئے ان کا یہ نمونہ مشعل راہ کی حیثیت رکھے گا۔

یاد رکھیں کہ زمانہ بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ اس دوڑ میں سست گام کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ زندہ جماعتوں کے افراد اپنی قومی خصوصیات کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی جدوجہد سے کام لیا کرتے ہیں۔ آخر اپنے منتہیٰ کو حاصل کرکے رہتے ہیں۔ انصار اللہ کا مرکزی دفتر تمام انصار اللہ کے لئے ایک دماغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح انسانی جسم اسی وقت تک مفید اور کارآمد کام کر سکتا ہے جب تک اس کا دماغ کے ساتھ اتصال رہتا ہے۔ اسی طرح انصار اللہ بھی عملی رنگ میں اس وقت تک ایک زندہ اور کارآمد وجود رہیں گے جب تک ان کا اپنے مرکز کے ساتھ تعلق رہے گا۔

پس مرکزی دفتر کی عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچانا خود انصار اللہ کے قیام کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم نے گذشتہ عرصہ میں اپنے وقت کا کچھ ضیاع بھی کیا ہے اور ہم نے اپنے قیمتی اوقات سے صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اٹھایا۔ مگر بیداری کا تقاضا ہے کہ اب ہم اپنے قدم کو ایسا تیز تر کر دیں کہ نہ صرف گذشتہ کوتاہیوں کا پورے طور پر ازالہ ہو جائے بلکہ آئندہ قومی دوڑ میں انصار اللہ کی جدوجہد ایک امتیازی حق حاصل کرلے۔

میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ کون سے مخلص دوست ہیں جو اس غرض کے لئے صرف ایک ایک سو روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں ایسے مخلصین کو آواز دیتا ہوں۔ میں ہی نہیں انصار اللہ کا دفتر مرکزیہ ربوہ سے انہیں آواز دے رہا ہے کہ آؤ اور میری بنیادوں کو اونچا کرو آؤ! اور مجھے اپنے ہم عصروں میں سرخرو ہونے کا موقعہ دو۔ اے ابراہیم ثانی کے پرندو! تمہارا نشیمن تیار ہو رہا ہے۔ اس نشیمن کے لئے تنکے مہیا کرنا تمہارا کام ہے۔ تمہیں خدا تعالیٰ نے قربانی اور ایثار کی دولت سے نوازا ہے۔ تمہیں اس نے اپنے لازوال حسن سے حصہ دیا ہے۔ تمہیں اس نے روحانی جلال اور جمال عطا کیا ہے۔ تم دنیا کی نگاہوں میں حقیر ہو لیکن خدائے قادر و برتر کی نگاہ میں تم بادشاہوں سے بھی زیادہ معزز ہو۔ میں تم سے ایک حقیر قربانی کا مطالبہ کر رہا ہوں میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں کہ تم میری اس آواز کا کب جواب دو گے؟

قادیان میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

قادیان ۲۰ فروری ساڑھے ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام درباره مصلح موعود کے بعد پہلی تقریر مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کس طرح لوگوں کے دلوں سے زندہ خدا کی یاد مٹ چکی تھی اور آپ نے خداتعالے سے الہام پاکر زندہ خدا کو اس کے زندہ نشانات سے ظاہر فرمایا۔ اور حضرت اپنے ملک ہی میں اس نشان نمائی کا دعویٰ پیش کیا بلکہ بیرونی ممالک یورپ و امریکہ کے بڑے بڑے لیڈران مذاہب کے نام بھی خطوط بھیجے۔ منجملہ ان عظیم الشان نشانہائے آسمانی کے آپ کو مصلح موعود کی پیدائش کا نشان بھی دیا گیا جو مدتوں دنیا کا حقیقت قرآن کریم اور صداقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زندہ گواہ رہے گا۔

دوسری تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ بنگال کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان پیشگوئی کے الفاظ "وہ جلد جلد بڑھے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" پر مشتمل تھی۔ آپ نے تفصیلی طور پر بتایا کہ کس طرح آپ کو ابتداء سے ہی جلد جلد بڑھتے گا اور خداتعالے نے غیر معمولی تائید آپ کے شامل حال فرمائی اور مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد کس طرح آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کی تائید اور نصرت کے سامان ہوئے اور ہر قدم پر جس سرعت کے ساتھ آپ کے ہاتھ پر جماعت نے ترقی کی وہ سب کے سامنے ہے۔

چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے "پیشگوئی مصلح موعود کے عظیم الشان اثرات" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ جب سخت تاریک اور لمبی رات بیتنے کا وقت آتا ہے تو افق مشرق سے طلوع فجر کی ایک سفید دھاری نظر آتی ہے جسے ابتداء میں صرف وہی لوگ پہچان سکتے ہیں جو اس بارہ میں علم و تجربہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ایک طرف رات کی تاریکی اپنے دامن پھیلائے ہوئے ہوتی ہے تو دوسری طرف صبح صادق کی روشنی بالکل ہلکی ہوتی ہے۔ مگر یہ روشنی آہستہ آہستہ تیز ہوتی چلی جاتی ہے اور رات کے تاریک پردوں کو چاک کرتی ہوئی لحظہ بلحظہ کرۂ ارض کو منور کرتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ چشمہ خورشید اپنا منہ نکالتا اور براہ راست اس کی کرنیں زمین پر پڑنے لگتی ہیں وہ جلد جلد اوپر اٹھتا ہے اور ایک وقت میں آکر اس کی آب و تاب کی روشنی آنکھوں کو چندھیا دیتی ہے اس وقت اس کے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہوتا

اسی طور پر پیشگوئی مصلح موعود کے عظیم الشان اثرات بھی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ۱۸۸۶ء میں جب یہ پیشگوئی سب سے پہلے دنیا کو بتائی گئی تو لوگوں نے اس کی ہلکی روشنی دیکھ کر اس طرف توجہ نہ کی مگر جس تحدی کے ساتھ اس عظیم الشان مصلح کے ظہور کی خبر دی گئی تھی۔ عین مدت مقررہ کے اندر فرزند ارجمند کے پیدا ہو جانے پر غور کرنے والا ہر انسان پیشگوئی کے ابتدائی عظیم الشان اثرات سے باخبر ہو سکتا تھا لیکن جب اس پیشگوئی کا حقیقی مصداق بر حسب وعدہ الٰہی جماعت کا امام بنا تو دنیا نے اس کی روحانی گرمی براہ راست محسوس کرنا شروع کیں اور اس کے ذریعہ سے وہ کام ہونے لگے جن سے پیشگوئی کی اصل اغراض و مقاصد پر پورے طور پر روشنی پڑنے لگی اور اس کے حق میں یہ کہنا درست ہو گا کہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اس نے قرآنی معارف کے دریا بہا دیئے۔ اس نے زندہ خدا کا چہرہ دکھا دیا۔ علمی دنیا میں اپنی ساکھ بٹھا دی اور سب سے بڑھ کر یہ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کے عظیم الشان مقابلہ میں اس کی رہنمائی کی بنیاد اس طور پر پڑی کہ اس وقت دنیا کی ساری کشمکش کا نقطہ مرکزی اس کے اقتصادی مسائل کے حل میں ہے۔ ہر ایک نے اسے اپنے نظریہ کے مطابق حل کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ اس کا حل ہی دنیا کے لئے مفید اور کارآمد ہے۔ مگر آپ نے اسلامی تعلیمات و ہدایات کی روشنی میں ایک حل دنیا کے سامنے رکھا اور بتایا کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ ساری دنیا اس حل سے فائدہ اٹھائیگی اور بالآخر وہ دیکھ لے گی کہ ان کے نظریات دنیا کو امن نہیں دے سکتے۔ دنیا اسلامی نظریات کو اپنانے کے لئے مجبور ہوگی۔

مکرم مولوی صاحب نے اس تقریر کے اختتام پر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ رؤیا بھی پڑھ کر سنایا جس میں یاجوج ماجوج کے ٹوٹنے کا ذکر ہے۔

چوتھی تقریر محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی تھی۔ آپ نے تقریر کا عنوان پیشگوئی کی الہامی عبارت "مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" کی تشریح تھی۔ آپ نے نہایت ہی مدلل طور پر اس پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے متعدد کارناموں اور آپ کے تعلق باللہ کو مفصل طور پر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس قیمتی وقت کی قدر کرنی چاہیئے کیونکہ بموجب وعدہ الٰہی شکر گذار کو خدا کے مزید انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ اور خداتعالےٰ کے فضل اور زیادہ نازل ہوتے ہیں

جناب حکیم صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے "مقام محمود" کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام دنیا میں اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ ہم تبلیغ پر زیادہ زور دیں اور اپنے عملی نمونہ کو پیش کریں تا لوگ اپنے محسن اعظم کو پہچانیں۔ آپ نے اس ضمن میں حضرت مصلح موعود کے ان کارناموں کا ذکر کیا۔ جو اشاعت دین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ بالآخر آپ نے مقامی لوگوں کو رجوع الی اللہ کی تلقین کی اور دعاؤں اور خدمت دین کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی تاکید کی۔

چھٹے نمبر پر مکرم چوہدری سید احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی نے "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"۔ کی الہامی علامت درباره مصلح موعود کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ابتدائے خلافت میں خداتعالے نے آپ کی تائید و نصرت کے سامان کئے

بالآخر صاحب صدر کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد سوا ۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

فالحمد للہ علی ذالک

(بدر قادیان)

مبلّغین کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

مورخہ ۱۲/۳/۵۶ بروز اتوار بعد نماز عصر۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ نے مکرم مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی کو ایک الوداعی پارٹی دی۔ جس میں علاوہ مقامی جماعت کے غیر احمدی شرفاء بھی مدعو تھے۔

مولوی صاحب موصوف کا تبادلہ ڈیرہ غازیخان ہوا ہے اور ان کی جگہ برکت اللہ محمود صاحب شاہد مقرر ہوئے ہیں۔ جانے والے اور نئے آنے والے ہر دو مبلغین کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع اور خوش آمدید کہا گیا۔

جماعت کی طرف سے میں نے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی ایڈریس پیش کیا گیا جس میں محترم مولوی احمد علی صاحب کی خدمات کو سراہنے کے علاوہ نئے آنے والے مبلغ سے توقع کی گئی ہے۔ کہ وہ یہاں کی خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ بعدہٗ مولوی صاحب اور شاہد صاحب نے ایڈریس کے جواب دئے۔ بعد میں اجتماعی دعا ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو مبلغین کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار۔ عبدالغفار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ)

اعلان نکاح

۲۵ فروری ۵۶ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں میرے لڑکے عبداللطیف کا نکاح عزیزہ امۃ الکریم بنت مکرم میاں عبدالحی صاحب بٹ ساکن سیالکوٹ کے ساتھ مکرم جناب قاضی علی محمد صاحب خطیب نے مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الکریم مکرم منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی کی پوتی ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر رنگ میں طرفین کے لئے بھی اور سلسلہ کے لئے بھی بہت بابرکت فرمائے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(خاکسار اللہ بخش ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی)

۲۔ میرے لڑکے عزیز محمد ارشد کلرک محکمہ آرمی میڈیکل سٹور کراچی کا نکاح بتاریخ ۲۴ فروری ۵۶ء بروز جمعۃ المبارک عزیزہ سعیدہ بیگم بنت چوہدری سردار خان صاحب آف سرگودھا حال چک ۲۶ اسلام آباد کے ساتھ مکرم چوہدری احمد علی خان آف گریام نے مبلغ پانچہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار صوبیدار عبدالمجید آف سرگودھا حال اسلام آباد چک ۲۶)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ مارچ کو میرے بڑے بھائی سید محمد داؤد ابن سید یامین شاہ صاحب مرحوم کا نکاح آسیہ بیگم بنت محترم لطیف احمد صاحب آف منصوری کے ساتھ بعوض مہر مبلغ دو ہزار روپیہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری صدر محلہ دارالصدر شرقی نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار لطف الرحمٰن ناظر

کارکن دفتر تعمیرات ربوہ ضلع جھنگ

دعوے رجسٹر کرانے کی تاریخ میں مزید توسیع نہیں کی جائیگی

کراچی ۶ مارچ۔ رات کراچی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جو مہاجرین ہندوستان میں غیر منقولہ جائداد چھوڑ آئے ہیں۔ اس کے دعاوی کے اندراج کی میعاد میں مزید توسیع نہیں کی جائیگی آخری تاریخ ۳۱ مارچ مقرر ہے۔ اعلان میں مہاجرین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے دعاوی درج کرالیں۔ کیونکہ ۳۱ مارچ کے بعد کوئی دعویٰ درج نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان مشترکہ فوجی کمان کے قیام کی مخالفت کریگا

جنوب مشرقی ایشیا کے سیاسی اور اقتصادی استحکام کی اہمیت

کراچی ۶ مارچ۔ کل مقامی سیاسی حلقوں کی توجہات میثاق جنوب مشرقی ایشیا کے متعلق امریکہ کے نئے رویئے پر مرکوز ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس رویے کا اظہار امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلیس نے سیٹو کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے واشنگٹن سے روانگی کے موقع پر کیا تھا۔

معتبر ذرائع کی اطلاعات کے مطابق "سیٹو" کے وزراء کی کونسل کے اجلاس میں زیادہ تر توجہ اس نئے پروگرام پر مرکوز رہے گی۔ جسے جنوب ایشیا کی تنظیم کو تقویت و استحکام سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جس کی امریکہ نے بڑی شدت سے سفارش کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں برطانیہ اور فرانس کے نمائندے اس علاقہ کے اقتصادی مسائل کی اہمیت پر زور دیں گے۔ اور یہ سفارش کریں گے کہ اقتصادی مسائل کو عسکری مسائل پر ترجیح دی جائے۔

پاکستان سہ روزہ کانفرنس میں معاہدہ کے علاقہ کے سیاسی استحکام کی ضرورت پر زور دے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان یہ شکوہ بھی کرے گا کہ روسی لیڈروں نے اپنے حالیہ دورہ ہندوستان اور افغانستان میں جب کشمیر اور "پختونستان" کے سلسلہ میں ہندوستان اور افغانستان کے دعووں کی حمایت کی تھی تو سیٹو کے رکن ممالک نے پاکستان سے سرد مہرانہ سلوک کیا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کانفرنس میں اس قسم کے ہر رجحان کی مخالفت کرے گا کہ "نیٹو" کی طرح "سیٹو" کی بھی کوئی مشترکہ دفاعی کمان قائم کی جائے۔

سیٹو کانفرنس امریکہ اور برطانیہ اور فرانس کے وزراء خارجہ کے لئے ہندچینی اور ویٹ نام کے عام انتخابات سے متعلقہ مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ بھی بہم پہنچائے گی۔ وہ یقیناً مشرقِ وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال پر بھی غور کریں گے۔ خیال ہے کہ یہ بات چیت دہلی میں بھی جاری رہے گی جب کہ مسٹر ڈلیس اور فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائیڈ پہلے ہی پنڈت نہرو سے تبادلہ خیالات کر چکے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس جمعہ کی صبح کو شاہ ایران سے بھی ملاقات کریں گے۔ جو ایک روز کے لئے کراچی کے سرکاری دورہ پر آئے ہیں۔

مشرقِ وسطیٰ کی صورت حال پر غور

واشنگٹن ۶ مارچ۔ کل امریکی دفتر خارجہ نے اعلان کیا کہ مشرقِ وسطیٰ کے تازہ ترین صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج امریکہ برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں کی ملاقات ہو رہی ہے۔ کل اوٹاوا میں کینیڈا اور اٹلی کے وزراء خارجہ نے ایک ملاقات میں فیصلہ کیا کہ مشرقِ وسطیٰ کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے دونوں ملک ایک دوسرے سے گہرا تعاون کریں گے

کینیڈا کی ریڈ کراس کی طرف سے

مزید امدادی سامان

کراچی ۶ مارچ۔ پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۹ ہزار ٹن سامان لے کر ایک اور طیارہ مانٹریال سے کراچی آ رہا ہے۔ اس سامان میں کمبل اور لحاف شامل ہیں یہ امدادی سامان کینیڈا کی ریڈ کراس نے بھیجا ہے۔

فضل الحق مشرقی بنگال کے گورنر مقرر کر دئے گئے

کراچی ۶ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق کو مشرقی بنگال کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

گورنر جنرل نے مشرقی بنگال کے موجودہ قائم مقام گورنر مسٹر امیر الدین احمد کو عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے فیڈرل کورٹ آف پاکستان کا جج مقرر کیا ہے۔